اینجانب

ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا
بھلا پھر کیوں نہو سب کار اُلٹا

حضرت دنیا کی اُلٹ دھانسی کا یا پلٹی نے آیندہ کی اُلٹ پلٹ کے ڈھانچ کو آگے کو سرکانے کی ٹھیرائی ہے۔ تب ہی تو کہا جا سکتا ہے کہ اگلی اچھوتی نعلیں چھوتی ہونے لگیں۔ دیکھ لیجے خربوزے تربوزوں کی فصل اچھلا بوری تانگی پہ بھی نہ آئی تھی کہ خربوزہ گیا بس ہو بھی چکی۔ اس میلہ نے جمنا اشنان کے مزے عیاش طبع لوگوں کو دھڑی دھڑی کر کے دھڑیوں لٹوا دیے۔ باہر کے گنواروں کو ایک دہی میں تینوں لوک روشن نظر آتے تھے۔ اسکے کہنے کی حاجت ہی نہ تھی۔ پنچ سے

جمنا کی اگر تہ سے وہ نکلا ادبھر آئے
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آئے

جمنا جی کے کراڑے پر کوئی بیٹھ کے دیکھتا تو ہاتھیوں کے پاس خربوزے کی پھانکیں بہت سی دیکھنے میں آئیں۔ اور ان ٹکٹکی لگانے والوں کی آنکھوں کی جگہ منہ میں پانی بھر بھر آتا تو کمائی کھانوں کا ذمہ۔ نعوذ باللہ البیلی نکو بلی جاتیں۔ گوجریوں نے گنواروں کو وہ وہ جوبن پھنکار کا ہے کو کیا جن کچریاں۔ سینہ بھی اور منھیاں دکھا دکھا کے اپنا گاہک بنایا کہ جانے بہانے بیر کھٹل سب ہضم کرنے کرانے کو تیار ہو جاتے تھے۔ بعض شوقین تماشائی جیتی گوجریوں کے شوق میں ایسے پھسلے کہ جمنا کنارے سے مردار گوجریاں کھلونے والوں کی لے بھاگے۔ کہ اندھیاؤ نے ابھی بھی کمہاریں کی آنکھوں میں ریت کے جھکڑ ڈال دیئے تھے۔ وہ تو بھلے کو حضرت ابر تنکے بھلے آڑے آگئے کہ خاک دب گئی۔ ورنہ یہ دیدہ دھیئے جھینٹے ہیں اور بھی دلیر ہو جاتے۔ پھر بھی کہیں کہیں کسی کو سر چھپانے کے لیے جگہ ملگئی۔ فالیز والوں کی کشتی کی جھونپڑیاں ٹول کے دیکھتے تو ایسے لوگ ان گنت ہاتھ لگ جاتے کہ جہاں رات بھر گنجی کا بالائی انتظام ہو رہا۔ رشک و حسد کی بلا ہے جہاں بھر کے سارے ادہی کھیل کھیلنے کو چل پڑے۔ چونکہ گرمی کی گھس سے تنگ تھے بکار بکار کر کہتے جاتے تھے۔ تو پنچ سے

کو تھے پہ آؤ کھیلینگے سب سے نرالا کھیل
دوبھا بنینگے ہم تمھیں دولھن بنائیں گے

اس خاطر نے خربوزے تربوزوں کی بیلوں کو پھیکا تو دیا۔ کیونکہ بارش میں کھات کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور پھر گھاسے بیل کی کھات سے اشرف کھات کیسی ہی بیل ہو منہ میں چڑھ ہی جاتی ہے۔ مگر جڑوں میں پانی اترتے ہی بیلیں پسنیر سانپ بن گئیں۔ آدمی کا ٹکنا محال ہو گیا۔ بتی گل گلا کے سوکھ گئی۔ خربوزہ تربوزوں پر پانی پھر گیا۔ ریت میں رنگ چڑھانے کے لئے کوئی دبلے تو جب کہ خربوزہ کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑے۔ لو یہی چلتی نہیں۔ اگر سے دے کے چلتی بھی ہیں۔ تو گرد و غبار ریتلا کئے دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہ خربوزہ میں مٹھاس نہ تربوز میں رنگ۔ دونوں میٹھا گھیا بنے چنے کی دال کے کام آرہے ہیں۔ فالیز والوں کی ہنڈیا نرم ہوتے ہی غریبوں کی ڈاڑھ گرم ہونے لگی۔ کیسے دھڑی پکے پکیلے بال بچوں کا دھندا تو کر دیتے ہیں۔ کسی موتی تازی ہانی کے سامنے اگا روک کے۔ چیا چار کچے سے پکے پکا چار کچرے پکے بھلا کوئی سو دفعہ جلدی جلدی تو کہے۔ ہم بھی دیکھیں کہ اُلٹ پلٹ ہوتی ہے کہ نہیں۔ خربوزوں میں ابھی اگلی سی نہ بو باس نہ مٹھاس۔ فالیز والے سائیوں کو صرف السیاں کی آس۔ ایک پھانک پر منہ مارتے ہی گویا نہر کے پانی کا نل منہ میں کھل گیا۔ اور آدمی کو ناف نلوں تک سیراب کر گیا۔ فالیز والے شرمندہ نہ ہوں تو کیا کریں انکو چینی بھر پانی بھی نہیں ملتا کہ جسکی ناک ڈبوئیں۔ امساک باراں نے کنوئیں کا پانی تو خشک کیا ہی تھا ان بچاروں کی آنکھوں کے آنسو بھی سکھا دیئے۔ پنچ سے

ضبط گریہ سے بدل ہم سر دو ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

ہوا کے ترانے پہاڑی کی تپی ہوئی چٹان کو زورا جھوکے جو جھونکے لیتے ہوئے آتے ہیں۔ انکی گرمی آدمی کو شام تک تو نکلنے دیتی نہیں۔ فالیز پر جائے کون اور گرم گرم ریت پھلانگے کون۔ ہاں پچھلی رات کو بستر پھیلائے سونے کے شوقین کوئی ادھر ہو لیتا ہو تو کہا نہیں جاتا۔ مگر پھر بھی برف کی سل سر پر رکھنی یار ضرور معلوم ہوتی ہوگی۔ پنچ سے

لوگ کہتے ہیں کہ صندل درد سر کو ہے مفید
اسکا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے

(ایڈیٹر دہلی پنچ دہلوی)

یاران ہم قالب

لیڈیوں سے چھیڑ چھاڑ

بوسہ مانگا تو کہا اُس نے بدل کر چتون
آپ کو یہ بھی خبر ہے مری عادت کیا ہے

جی - ہاں سبلے - آہے - نعم - خوب خبر ہے - اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں - کہ آپ بیٹے عاشق صادق کو ذرا بھی وہ آنکھ دکھائے) لال پگڑے والے کے حوالہ کر دیتی ہیں - کچھ ترس نہیں آتا - رحم نہیں کھاتیں - رتی برابر قدر نہیں کرتیں بس یہ ہے آپکی عادت - کیوں کیسی صاف کھری بات کہی ہے - چاہے بُرا مانو - اصل یہ ہے کہ ہم لگی لپٹی رکھتے نہیں - منہ پر صاف دو چوٹ کہنے والے ہیں - حالانکہ بخوبی معلوم ہے ؎

کھرا کھوٹا داری جار

اور ہم کیا - کلکتہ کے تمام تماشبین خود ہماری بات کی تائید کرینگے اور کہینگے کہ فی الواقع وہاں کی بہو دنیں پرلے درجہ کی عاشق کُش ہیں - دور کیوں جائیے زندہ مثال ہی جو موجود ہے - امرت بازار پتر کا لکھتا ہے - ۲۰ - مارچ ۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے - (واقعات تو روزانہ ہوتے رہتے ہیں - لیکن ڈھکے چھپے) اُس روز دو بہدون لڑکیاں سُنیلی دسیا - اسکول کو جا رہی تھیں اور جیسا کہ انکا شیوہ ہے - سیکڑوں کا دل پامال کرتی ہوئیں - اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا - ادھر تاکا - اُدھر جھانکا - چاروں طرف والوں کو گھائل کرنا انکا خاصہ ہے - اللہ میاں کے صدقے جائیے - جانے انہوں نے اس قوم کو کیوں اس بلا کا حُسن دیا ہے کہ بیٹھا بیٹھا ہے - انہیں کے لئے دور دور سے منچلے کلکتہ آتے ہیں - اور ہزاروں خرچ کر جاتے ہیں - چنانچہ بریلی کے ایک منچلے نوابزادہ رئیس ہمارے مرحوم دوست حضرت شیخ یحییٰ کے رئیس ہر سال پیرس ہوٹل کلکتہ میں اسی غرض سے تشریف لے جایا کرتے ہیں گزشتہ دو سال سے رنجانب سے بھی وہاں علیک سلیک ہوتی رہی -

خیر پنچ - آپ جانئے - ہر شخص کا دل یکساں ہوتا نہیں - ایک مسلمان لڑکا جا رہا تھا کہیں کو - بیچارے کو معلوم تھا نہیں کہ آفت آنے والی ہے ؎

بیٹھے بٹھائے آئی جو شامت تو کیا علاج
دل نے کہا کہ آؤ چلیں یار کی طرف

آنکھیں دو چار ہوتے ہی ہوگیا - زبان سے عاشق ؎

ضد نا تسخ نے جھٹ کرلیں نگاہیں نیچی
چبھ گئی یہ بھی ادا دل میں نظر کی صورت

کچھ کام نہ آیا - حالانکہ بخوبی جانتے تھے ؎

امید بوسہ ہے پھر بھی اگر چہ یہ ہے یقیں
بہت ذلیل کرے گا مرا سوال مجھے

لڑکا بڑھا آگے - جھلاوے بھی سامنے کو لپکے - اس نے نظروں سے بتایا - اشاروں سے سمجھایا کہ ؎

تمہیں تو ہو جو کہ خواب میں ہو تمہیں تو ہو جو خیال میں ہو
کہاں چلے آنکھ میں سما کر کدھر کو جاتے ہو دل میں آکر

مگر وہاں عاشق کے دل کو ہاتھ میں رکھنے کا سبق پڑھا ہی نہیں - پرواہ نہ کی - تھیں وہ دونوں گوری خوبصورت - اچھی عمدہ - سیتن نازک بدن - ماہ پارہ - چھلاوہ - منبع عشوہ کرشمہ ناز و ادا - لڑکا - لٹو ہو ہی رہا تھا - پھر حضرت دل کا بار بار تقاضا - وہ جھپٹا - اور آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ چیترے بدل کر چلاغ سے ؎

لے لئے اُس نے پٹ کر بوسے
وہ تو کہتی رہیں ہر بار یہ کیا

لطف یہ کہ ایک کے نہیں دونوں کے ایک ایک لے - اگر دیکھیے کس کا زیادہ شیریں ہے - اب وہ جھلائیں اور کہنے لگیں - تو کون - کہاں سے آیا - ہمیں کیوں بخشے لینے لوٹنے کا کیا حق حاصل تھا - اور یہ حضرت ہیں کہ خاموش کھڑے مُبت بنے ٹکٹکی لگا کر دیکھے جا رہے ہیں دونوں آفت کی پرکالا کو - اور دل ہی دل میں تکرار کر رہے ہیں اس شعر کی ؎

مست تھی آنکھ تری دل تھا ہمارا بے خود
ہمنے دونوں کو دم معرکہ غافل دیکھا

آخر کار اسی حیص و بیص - سوال و جواب میں لوگ جمع ہوگئے - پولیس آئی اور انکو کشاں کشاں لیگئی پولیس کورٹ میں - وہاں مجسٹریٹ صاحب تو پوچھتے ہیں - کیا کیا تھا - اور یہ حضرت کہتے ہیں - کچھ بھی نہیں - کیا معنی ؎

دس کے دو کہتے ہیں جب بیٹھتے ہیں بوسے گن کے
بھول ہم ڈال دیا کرتے ہیں کم گن گن کر

یہاں لے تھے صرف دو - تو گویا کچھ کے لئے - یا صفر - مجسٹریٹ صاحب پوچھا کرتے ہیں - کہ بوسے لئے تھے - یہ حضرت جواب دیتے ہیں - ایک بھی نہیں

جیلیس کی طرف سے وکیل تھے بابو کیشب چندر گپتا - اُنہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا - چندے ملزم کو بچایا - مگر توبہ کیجئے - فرزبیٹی حکم ہوا - مگر اُسکا دو ہفتہ تک جیل میں رہے - آخر کس حساب سے - فی بوسہ کے لئے سات دن - تو بھی سُن سنا تو یہ فیصلہ ہے کہاں کا - جانتے ہو - دار الخلافہ ہندوستان جنت نشان کا -

ہائے افسوس نہ ہوئے اُس وقت جناب علیہ الرحمۃ - قانون کی وہ کتر بیونت دکھاتے کہ والد سب حیران و ششدر منہ تکتے رہ جاتے - جب ہمارے سرکار کا وہ تماشا دُنیا بھر کی گورمنٹوں میں مشہور ہے - ایسے انصاف کا شہرہ دُور دُور ہے تو بابو صاحب نے عدالت سے یہ کیوں نہیں فرمایا کہ اگر میرے موکل نے واقعی چمیاں لی ہیں تو واپس دلائی جائیں - کیا ہمارے حکام کبھی اس بات کو روا نہیں رکھ سکتے کہ کسی سے کوئی چیز زبردستی لی جائے - اور پھر واپس نہ دلائی جائے - اول تو خود مجسٹریٹ صاحب کو لازم تھا - فرماتے کہ تم اپنی چیز واپس لے لو - یا خوشی بیگ خوشی خوشی ایک تیر چلی سے

کچھ ہیں عاشق کے بھلا ہو کہ بُرا ہو کچھ ہو
فائدہ دیکھ لیا کرتے ہیں خود غرض اپنا

اب اُن بیہودوں کی قدر ہوگی کہ کیسے پاگل بازہیں - بوسہ پر اتنا غصہ ڈھایا کہ بیچارے عاشق کو جیل بھجوایا - بہر حال انجانوں میں گئی عزت بڑھ گئی - کیونکہ اپنی کرکری میں جو معلوم ہے - جو ہوتا ہے - اور یہاں سے

افشائے راز عشق میں گو ذلتیں ہوئیں
لیکن اُنہیں جتا تو دیا جان تو گئیں

اب حضرت سلطان صاحب اوسے جیل میں پڑے رٹتے ہونگے سے

ستم کیا تو نے دل کی آرزو نے کیا
مجال ہے یہ کہوں مجھ پہ جور تو نے کیا

راقم - کسی کی تپش میں خوشی ہے کسی کی
کسی کی خلش میں مزا ہے کسی کا

بقلم مسٹر اے - آر - میرٹھی - از لکھنؤ

نوٹ - حضرت بصورت - آئیندہ کا تو خیال رکھیے ✦ ذبیح دہلوی

طوق زنجیر اسکا گہنا ہے
میاں مجنوں نے جسکو پہنا ہے

خواہ مخواہ کیوں لیلیٰ بی بی مجنوں انور ثانی یوسف کی کشتئی اسم جہاں کے نیچے خارستان بد دماغی کے وشت نوبار مضامین میں ٹھوکریں اس موسم گرما میں

سرگرداں پریشان خواہ مخواہ دماغی تحریر امیشر درجہ اعتدال سے تجاوز کرکے دماغی عقل کی کسوٹی میں پرکھا کر اس جنگ میں جگر دوبیں کی گردش نے عالم جنوں کو ترقی دیکر کو ہاٹ کی سیر کرا دی ٹ کی حرارت سے بارش کی تڑپ خواہ فلکسٹر کے کمرے سے نکال کر دالی ثانیل بنا رکھا ہے - گرمی کی گرما گرمی سے یکسوئی کے ڈیوریٹر کے بیرسٹر کا طوفانی نشان خاک صحراوا سے گرد و غبار کا ڈالی فرم ایسا کچھ مرکز اعتدال سے الٹ پلٹ ہو گیا - زمین کی ہنڈیا کا فرمیق ۱۱۲ درجہ فرن ہائٹ آفتاب عالمتاب نے ارضی کی بی کو بشکل مجمدات میں تبدیل کر رکھا ہے - اسکی باریکی تختستان مضامین کی باریکی دور بینیوں سے نظر نہیں آتی - جسکا دیکھنا از انصاف سے مقرر ہر نوجہ معصران ملک مخبران وجاعت معصران اپنی جودت طبع کا آلہ خواہ مخواہ نور دبینوں سے بدا ہنگ نہ رہ - کے مفردات مرکبات کے قلم کے نشتر سے بریں گے وشت عاری کے ہو پہاڑ نہ آنچ کے اوپر وسعت کے حصہ کے بیگن کی تحریر کا کھینچ کے منور پردہ کے شفافی نظر انور ثانی یا اصلی سے ڈالی جائے تو نوا تجلی خواہ مخواہ ملاحظہ ہو شہر ہو یا جنگل کل کا کام کل ہی پر ہے نہ آجکل پر کل ہو یا بیکل حرارت غریزی کی ضیا عطا فرمائی تو جنگلی تیر بنکر شہری اسکل کا پہلوی حصہ پر ایشل کی انرٹ میں بھیجا جب حلال حرام منطق کی رو سے تیر مجنوں اور یوسف کی حرکات کی ہوا گرمی نے صحیح سالم مزاجوں کو مخبوط الحواسی نے بورکو چینکر میں ڈوٹ کا صفرادی قطرہ اثنا عشری کی معرفت سے گیسٹرک جوس کر جس گیا ورنہ آدمی کا کیا پتہ ہے کہ خواہ مخواہ شہری یا جنگلی بنے - میاں مجنوں کو سی سرکیولیشن نے تو خود رفتہ بنا دوستوں سے چڑ الطبیعت پند سے بیزار کر یہ آزار سونپا کہ عزیز بیگانہ تو کیا باپ کو حقیر بنا ناحق باپ کا بوجھ لاوارثی سودائی کی ہوائی بات کا اچھا بُرا کیا - جیتوں کی روح کو ثواب بخشے مُردوں کے جنازہ سے بات کہہ - اسی لئے بھیجا خواہ مخواہ شہر میں لٹھ کا ندھے پر موزوں کرتوں کا سر پھوڑ خود چھڑا کسی نازک اندام چھڑی کو بغل میں لیکر چھڑوں کی جھنکار پھولوں کا ہار خستانہ کی تراوٹ میں سینہ بسینہ کروٹ بکروٹ ابدومینل ایکوریا کے رو بین آرٹری سے آرٹیلری کا کام لیکر کمرہ میں پالمنٹری آرٹری گیور کی اُلٹ پھیر سے قلبی پالمنری جلسہ میں خواہ مخواہ راز و نیاز کی چھیڑ چھاڑ ی بحث کا پاس سپاس خداوندی یوں بجا کر تسکین کی کوٹھری میں ہنگس کی دھونکنی سے ٹھنڈک پہونچا کر موسم کی رفتار کو ہاتھ سے نہ جانے دے - حضور انور خواہ مخواہ مجنوں نہ ہوں ورنہ ناحق رباط کی رسی میں بند ہونا پڑیگا - دوستوں جگہوٹ پر اپیل کے مطابق اسپارٹ بنسبت مجذوبی کے بہتر رہا -

دو دیکھئے اندھی نے اندھیر مچایا انوار قلبی کے انوری چہرہ کو خاک میں چھپایا جس سے بیچارا دل بیکل ہوکر اندھا دھند غبار کا ٹاٹوپ چھا گیا دلیر درود کے جھکڑوں نے جانثار رسید کیا - جون کا مہینا آفتابی بزرگی - تھے سر پر ختم جلایا - خون پانی ہوگیا - وحشت کی چلچلاتی دھوپ نے بلپ کے زبان سے ازبان بنایا - انٹ کے کپڑے کلبلائے جیب ہی تو بجائے دست بوسی کا بھوی ذریعہ جاسوس ہمکو تمکو انکو اُنکو معلوم ہوتا ہے ورنہ ایسی کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ بغیر بہتے کیفی بلکہ مجنون نام رکھوں ایلو پسینہ کی ریل پیل نے خاک اُڑتی ہوئی چادر پہنائی - بگولوں نے سر پھرایا پہلوؤں کو سیتل پانی پر اکیلا پن پسند آیا - دوسرے جسم سے اری حضرت خواہ مخواہ دل گھبرایا بھنگ پینے کو جی چاہا - سل بٹے کی تلاش خواہ مخواہ کی کونڈی میں لٹھ کا سونٹا بنا گھے رگڑا سٹے جھگڑا کی ٹھہرائی گلا گھونٹ کا دم ہمدم چرس کا لقہ اڑایا مجنونی ہاتھ کی بات میں ڈبکی پی - موچھوں کو تاؤ دیکر بوتا ذسینہ کی چوڑائی سے کیفیت کی سیاہی دور کر برف کے آبگینہ نے فرحت پہونچائی نشہ کی ترنگ - میں کیفی ہوا کہ بھنگی کا منہ نوچا پھر خواہ مخواہ کسی کا کیوں گلا دبو دیا - ناحق کسی کا اس اندھا دھند میں بکر دوپیا کر زخمی دل کو جدائی کے انواروں کے لمعات کی تنویر پھیلا کر تشبیہ کیوں دوں - بلکہ روئے منور خود کو کسی یوسف لقا کی چاہ میں رونق کرکے ڈاکٹر ذبیح کی ہدایت سے صحیح المزاجی کا پاس لیکر موسم گرما میں صحت کا سینہ برسا ابر کی گھٹا گھنگھور کی سیاہی میں برق کی چمک حاسدوں پر گرا دیں +

راقم نتھا مار ذبیح شکر گوالیار

نوٹ - حضرت - کچھ سمجھے یا آپ اوروں کی جانے بلا سمجھے کو لاؤں آپ کا نتھا + ذبیح دہلوی

چند پند سود مند

اے شخص مت ستا کسی پرند کو جو کہ بیٹھا ساتھ طلب تیرے کے بیچ شاخوں درخت کے +

اے شخص مت چوری کر بیچ محلہ پنٹ کے - کہ ڈالے پولیس ہتکڑی بیچ ہاتھ تیرے کے - اور پڑیگی بیزاری بیچ چاند تیری کے سے پھر رویگا تو زار زار اوپر حال اپنے کے +

اے شخص مت لڑ ساتھ زیادہ طاقت والے اپنے سے - کہ مغلوب ہوگا اوپر زور تیرے کے - اور گھسوٹ لیگا ڈاڑھی مونچھ زبردست ہاتھ اپنے سے - اور عورت کہلائیگا تو بیچ حال دونوں کے +

اے شخص کھڑا ہو کر مت موت اوپر پتھر بیٹھے کے - کہ پڑ جائینگی چھینٹیں بیچ آنکھوں تیری کے - اور مجبور ہو جائیگا تو ساتھ طلب نہانے کے +

اے شخص مت جمائی لے جما کر منہ کھول جبڑے کے - کہ ڈالے مکھی بیچ منہ تیرے کے +

اے شخص مت کود تو اوپر چبوترے اونچے سے - کہ لگیگی چوٹ بیچ ٹانگ تیری کے - اور کہلائیگا تو تیمور لنگ بیچ شان اپنی کے +

اے شخص مت دوڑ تو ساتھ تیز پاؤں اپنے کے - کہ گر پڑیگا تو بیچ سڑک سرکاری کے - اور گر جاوینگے دانت اوپر کے منہ تیرے سے - پھر پوپلا کہلاویگا تو ساتھ شان اپنی کے +

اے شخص حاضر ہو تو بیچ دفتر دہلی پنچ کے - اور ہو جا تو خریدار ساتھ شان اپنی کے - کہ عقلمند ہو جائیگا تو پڑھکر پند بیکل کے +

راقم لکھے گئے یہ چند پند ساتھ قلم بیکل دہلوی کے

بی گرمی خانم صاحبہ کا مزاج کسی بدمزاج یار کی طرح پردہ اسفل السافلین سے نکلکر ذاری بحق دہلی نمبر ۲۲ کا خواستگار ہے اور حق رسی موزونی کا طالب جبکہ قبہ خود کا موسم سرما میں کھلا رہنا پایا جاتا ہے تو موسم گرما میں گرم ہندوں کی طرح اُسکا پوشیدہ رہنا امر محال ہے - کیا عجب کہ گرمی نے بگڑنا ہونے کی وجہ سے باب قالب انسانی کو وا کرکے ہوا محل بنا رکھا ہو -

(۲۳) عرصہ - ایوم سے ہوا سخت زور سے چل رہی ہے - اقدم کی کھانی پڑی آواز جب سکے کہ خود گرانی بمیاں - یوں معلوم کرنا مشکل ہے - بہت سے درخت سرنگوں ہو گئے - ارہاڑی تھل کی ریت نے صورت گردش گرما دور بیکر تشنگی کو غبار آلودہ کر دیا - ایسی اندھیری اور تندی کا میں غریب سادہ لوح گروہ کو غارتی اور چھپا چھیتی کا خوف ہے - اللہ میاں انکی شرم و حیا کو آسمان تلے قائم و برقرار رکھے - اور اُن مردم آزار حسین بردار دندمدوں کو جو کہ گرما گرمی میں جان کا نقصان کر بیٹھتے ہیں - اور اگر فعل فیاڑ ا ہو گیا - تو نرم گوشت کا بوٹا تارونے پر اکتفا کرتے ہیں - غار میں جگہ دیگا + راقم ذبیح - اندو گوڑ سواڑ

غزل

پوچھو نہ مرے حال کو مری نظر دل پر کیا ہو + انسان ہمیں کیا رو جو کہ تم دور لقا ہو
اوروں کو تو دے پیر مغاں خوب چھکایا + اب ہمکو بھی پیشکئی جام عطا ہو
کیوں چشمہ خورشید مجھے آئے عالم + جس طرح میں مضمون نرالا جو کہ نہ ہوا ہو
دل لینے لیا ہے تو نہیں اب بھی دو گے + بے وصیاں کہو تم کہ بہت کیا ہو